۱۷۶واں باب

ہمسایہ سلاطین کو بندگیٔ رب کی دعوت

❶ حبشہ کے بادشاہ نجاشیؓ

❷ روم کے بادشاہ قیصر

❸ فارس کے بادشاہ کسریٰ (خسرو)

❹ مصر کے بادشاہ مقوقس (عزیز)

❺ حاکم دمشق حارث بن ابی شمر غسانی

❻ حاکمِ یمامہ ہوذہ بن علی

❼ پاپائے روم کے نام

باب# ۱۷۶

ہمسایہ سلاطین کو بندگیٔ رب کی دعوت

رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ سے واپس تشریف لا کر ذوالحجہ ۶ ہجری کے پہلے عشرے میں عید الاضحیٰ منائی، ماہ کے آخری دنوں میں آپؐ نے مختلف سربراہانِ مملکت اور سردارانِ قبائل کے نام اسلام کی دعوت کے مراسلے بھیجنے کی تیاری شروع کی۔ اِن مراسلوں پر مہر لگانے کے لیے نبی ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی، جس پر نیچے سے اوپر کی جانب پڑھتے ہوئے "محمد رسول اللہ" نقش تھا۔ آپؐ نے یہ مراسلے اپنے سفیروں یا کہیے کہ قاصدوں کے ہاتھوں اپنی خیبر روانگی کی تیاری کے دوران روانہ فرمائے تھے۔ اتنی اہم اور بظاہر پرخطر مہم پر جاتے ہوئے یہ انداز ایسا ہے گویا کسی تفریحی یا مطالعاتی دورے پر جا رہے ہوں اور جانے سے قبل کچھ، عرصے سے رہ جانے والے (Pending) کاموں کو ہر قیمت پر نبٹا کر ہی نکلنا پسند ہو۔ دونوں ہی باتیں صدفی صد درست تھیں۔

خیبر خواہ کتنا ہی طاقت ور کیوں نہ ہو، اُس کی نفری، اُس کا اسلحہ اور دولت کے انبار اور اُس کے خوفناک حلیف، کسی بھی چیز کو آپؐ خاطر میں نہیں لا رہے تھے، آپؐ تو خیر سے اللہ کے فقید المثال باہمت اور جرأت مند فرستادے تھے، صحابہ کرام بھی جو بیعتِ رضوان میں شریک تھے بالکل مطمئن تھے۔ وجہ یہ تھی کہ حدیبیہ سے واپسی کے سفر کے دوران ہی سارے لشکر کو اللہ کی رضا کا پروانہ، صلح کی شکل میں فتح مبین اور مستقبل قریب میں کثیر مالِ غنیمت کی خوش خبری مل چکی تھی۔ ہر ہوش مند سمجھ گیا تھا کہ یہ کثیر مالِ غنیمت خیبر کو فتح کرنے کی مہم ہی میں ممکن تھا۔ رہا کسی رہ جانے والے (Pending) کام کا مسئلہ تو اگر قریش ہجرت کے بعد اہلِ مدینہ پر حرم کے دروازے بند نہ کرتے تو اُن کے تجارتی دروازے بھی بند نہ ہوتے اور بدر، اُحد اور خندق کے معرکوں کی مصروفیت اور ہر دم قریش کے حملے کا انتظار نہ ہوتا۔

اور یہ سب نہ ہوتا تو دین کی دعوت کا کام جس طرح ایک فردِ واحد، اللہ کا نبیؐ اپنی انفرادی استطاعت کی حدود میں رہ کر مکے میں انجام دے رہا تھا وہ یہاں آکر بحیثیت سربراہِ مملکت اپنی وسیع ہو جانے والی حدود میں انجام دیتا۔ بہر طور اب وقت آ گیا تھا کہ سارے عالم کو پکارا جائے، اللہ کا نبیؐ سارے عالم کے لیے رحمت اللعالمین بن کر آیا تھا،

وہ سارے جہان میں شرک کے مقابلے میں توحید کو پھیلانے اور ادیانِ باطلہ کے مقابلے میں دینِ اسلام کو غالب کرنے آیا تھا، وہ خاتم النبیین تھا، اُسے اپنی وفات کے بعد پیچھے رہ جانے والوں کے لیے یہ سنت چھوڑنی تھی کہ توحیدِ خالص کے ساتھ دین اسلام کے پیغام کو چہار دانگ عالم میں پہنچانا ہے۔ سلاطین کو دین کے پیغام کو پہنچانے کا کام تو ریاستِ مدینہ کے قیام کے روز اوّل ہی سے زیرِ التوا تھا، اب جب صلح حدیبیہ کے ذریعے قریش کے ساتھ روز روز کی چخ چخ سے نجات مل گئی اور کثیر مالِ غنیمت کے ساتھ خیبر کی فتح کی یقین دہانی بھی مل گئی تو اب ہمسایہ مملکتوں تک دعوتِ دین پہنچانے کے کام کو مزید موخر نہیں کیا جاسکتا تھا۔ خیبر کی مہم اگر مختصر مدت کی ہوتی تو بین الاقوامی رابطے کی مہم کو موخر بھی کیا جاسکتا تھا مگر آپ دیکھیں گے خیبر کی مہم سے واپسی دو مہینے کے بعد ہو سکی، نبی ﷺ کی دور بین آنکھیں اس کو یقیناً دیکھ رہی ہوں گی چناں چہ خیبر کی جانب نکلتے نکلتے آپؐ نے خطوط لکھوائے، سفیروں کا انتخاب کیا، اُن کو آدابِ سفارت اور حدودِ کار سمجھائیں پھر کہیں آپؐ خیبر والوں سے نبٹنے کے لیے روانہ ہوئے۔ خیبر کی مہم ان شاءاللہ اگلے باب میں زیرِ گفتگو آسکے گی، اس باب میں اِن خطوط کی روانگی اور اِن پر ردِّ عمل اور نتائج پر گفتگو ہو گی۔

یہ خطوط و مراسلات بھیجنے کا سلسلہ تو دمِ آخر تک جاری رہا، ڈاکٹر حمید اللہ پاریسؒ نے اس موضوع پر بہت اہم اور دقیع تحقیق فرمائی ہے، جو لوگ کم و بیش اِن دو سو خطوط و مراسلات کی تفصیلی معلومات کے طالب ہوں اُنھیں اُن کی کتب کا خصوصاً "رسولؐ اکرم کی سیاسی زندگی" کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔ خیبر کی مہم کی تیاری کے دوران آپؐ نے کم سے کم یک بار گی سات[1] مراسلے روانہ کیے۔ اِس طرح ❶ حبشہ کے بادشاہ نجاشی کو، ❷ روم کے بادشاہ قیصر کو، ❸ فارس کے بادشاہ کسریٰ (خسرو) کو، ❹ مصر کے بادشاہ مقوقس (عزیز) کو، ❺ حاکم دمشق حارث بن ابی شمر غسانی کو، ❻ حاکمِ یمامہ ہوذہ بن علی کو اور ❼ پاپائے روم کے نام اسلام قبول کرکے فلاح پاجانے کی بشارت بیان کرنے والے مراسلے روانہ فرمائے۔

ا۔ نجاشی شاہ حبش کے نام خط بدستِ مبارک عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ

خطوط کے تذکرے میں سب سے پہلے حبشہ کے فرماں روا نجاشی کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ نجاشی ایک نیک فطرت اور منصف مزاج حکم راں تھا۔ نبی ﷺ نے اسلام کے فروغ اور مشکل حالات سے نجات کے لیے اپنے صحابہؓ کو

ا بعض مورخین پاپائے روم کو بھیجے گئے خط کو اس گروپ میں شامل نہیں کرتے اور تعداد ۶ بیان کرتے ہیں

حبشہ چلے جانے کا اِن الفاظ کے ساتھ مشورہ دیا تھا کہ وہاں کا بادشاہ منصف ہے۔ وہاں جانے والے گروپ کے ہمراہ بھی آپؐ نے ایک خط نجاشی کو بھیجا تھا، جس میں اِن مہاجرین کا خیال رکھنے کی ہدایت کی تھی۔ قریشِ مکہ نے مہاجرین کو واپس مکہ لانے کے لیے عمرو بن العاص کی قیادت میں قیمتی تحفوں کے ساتھ ایک وفد بھیجا تھا، جس نے نجاشی سے کہا تھا کہ اِن ہجرت کرنے والوں کے عیسیٰؑ کے بارے میں عقائد معلوم کیجیے، جب جعفرؓ نے قرآن سنایا تو اُس نے کہا کہ عیسیٰؑ اِس بیان سے ایک تنکا برابر بھی زیادہ نہ تھے۔ اُس نے اُس غلو کی تردید کی جو نصاریٰ اُن کو الوہیت میں شریک کر کے کرتے ہیں۔ اُس نے وفد کے تحائف واپس کر دیے اور مہاجرین کو عزت کے ساتھ حبش میں رہنے دیا۔ ذیل میں اُس کے نام لکھے جانے والے مکتوب کی عبارت اور ترجمہ دیا جا رہا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله إلى النجاشي عظيم الحبشة، سلام على من اتبع الهدى،	بسم اللہ الرحمن الرحیم " محمد رسول اللہ کی جانب سے نجاشی عظیم حبشہ کے نام!! اس شخص پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے۔
أما بعد: فإني أحمد إليك الله الذي لا إله إلا هو الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن، وأشهد أن عيسي بن مريم روح الله وكلمته ألقاها إلى مريم البتول الطيبة الحصينة، فحملت بعيسي من روحه ونفخه، كما خلق آدم بيده،	امابعد! میں تمہاری طرف اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو قدوس اور سلام ہے۔ امن دینے والا محافظ و نگراں ہے۔ اور میں شہادت دیتا ہوں کہ عیسیٰ ابن مریم اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں۔ جنھیں اللہ نے انہیں پاکیزہ اور پاکدامن مریم بتول کی طرف ڈال دیا۔ اور اس کی روح اور پھونک سے مریم عیسیٰ کے لیے حاملہ ہوئیں۔ جیسے اللہ نے آدم کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا۔
وإني أدعو إلى الله وحده لا شريك له، والموالاة على طاعته، وأن تتبعني، وتؤمن بالذي جاءني، فإني رسول الله	اور میں اللہ وحدہ لاشریک لہ کی جانب اور اس کی اطاعت پر ایک دوسرے کی مدد کی جانب دعوت دیتا ہوں۔ اور اس بات کی طرف (بلاتا ہوں) کہ تم میری پیروی کرو اور جو کچھ میرے پاس آیا ہے اس پر ایمان لاؤ۔ کیونکہ میں اللہ کا رسول (ﷺ) ہوں۔

وإني أدعوك وجنودك إلى الله عز وجل، وقد بلغت ونصحت، فاقبل نصيحتي، والسلام على من اتبع الهدى	اور میں تمہیں اور تمہارے لشکر کو اللہ عزوجل کی طرف بلاتا ہوں۔اور میں نے تبلیغ و نصیحت کر دی۔ لہٰذا میری نصیحت قبول کرو۔اور اس شخص پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے۔

یہ مکتوب نبی ﷺ نے عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کے ہاتھ نجاشی کو بھیجا تھا، جب اُنھوں نے یہ اُس کے حوالے کیا تو نجاشی نے اسے لے کر آنکھوں پر رکھا اور تخت سے زمین پر اتر آیا۔اور جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔اور نبی ﷺ کو جوابی خط لکھا جو یہ ہے:

بسم الله الرحمن الرحيم إلى محمد رسول الله من النجاشي أصحمة، سلام عليك يا نبي الله من الله ورحمة الله وبركاته،	بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی خدمت میں نجاشی اصحمہ کی طرف سے!! اے اللہ کے نبیؐ! آپؐ پر اللہ کی طرف سے سلام اور اس کی رحمت اور برکت ہو۔
الله الذي لإله إلا هو، أما بعد:فقد بلغني كتابك يا رسول الله	وہ اللہ جس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں۔ اما بعد !اے اللہ کے رسولؐ! مجھے آپؐ کا گرامی نامہ ملا۔
فيما ذكرت من أمر عيسي، فورب السماء والارض إن عيسي ليزيد على ما ذكرت تُفْرُوقا، إنه كما قلت،	جس میں آپؐ نے عیسیٰؑ کا معاملہ ذکر کیا ہے۔ رب آسمان وزمین کی قسم! آپؐ نے جو کچھ فرمایا ہے عیسیٰؑ اُس سے ایک تنکا بڑھ کر نہ تھے۔ وہ ویسے ہی ہیں جیسے آپؐ نے ذکر فرمایا ہے۔
وقد عرفنا ما بعثت به إلينا، وقد قرينا ابن عمك وأصحابك، فأشهد أنك رسول الله صادقاً مصدقاً، وقد بايعتك، وبايعت	پھر آپؐ نے جو کچھ ہمارے پاس بھیجا ہے ہم نے اسے جانا اور آپؐ کے چچیرے بھائی اور آپؐ کے صحابہ کی مہمان نوازی کی۔ اور میں شہادت دیتا ہوں کہ آپؐ اللہ کے سچے اور پکے رسولؐ ہیں۔ اور میں نے آپؐ

ابن عمك، وأسلمت على يديه لله رب العالمين	سے بیعت کی اور آپؐ کے چچیرے بھائی سے بیعت کی۔ اور ان کے ہاتھ پر اللہ رب العالمین کے لیے اسلام قبول کیا۔

نبی ﷺ نے نجاشی سے یہ بھی چاہا تھا کہ وہ جعفر رضی اللہ عنہ اور دوسرے مہاجرین حبشہ کو روانہ کردے۔اس کے علاوہ اور بھی کچھ معاملات بشمول اُمّ حبیبہ کے نکاح کے قابلِ ذکر ہیں، لیکن ہم سرِ دست اپنی گفتگو کو انھی خطوط تک محدود رکھتے ہیں۔

۲. قیصر شاہ روم کے نام خط بدست مبارک دحیہ بن خلیفہ کلبی رضی اللہ عنہ

دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا مکتوب لے کر شام کے شہر بُصریٰ(Busra[2], Busra al-Sham)گئے اور وہاں قیصر روم (ہرقل) کے نامزد شام کے گورنر حارث غسانی کو یہ خط دیا۔اس نے اس خط کو بیت المقدس بھیج دیا۔کیونکہ قیصر روم ہرقل ان دنوں بیت المقدس کے دورہ پر آیا ہوا تھا۔ بات یہ تھی کہ آتش پرست فارسیوں نے اپنے بادشاہ خسرو پرویز کو قتل کرنے کے بعد اللہ، آخرت اور رسولوں کو ماننے والے رومیوں کو شکستِ فاش دے دی تھی۔[غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝۲ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَ هُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۝۳ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۬ؕ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْۢ بَعْدُ ؕ وَ يَوْمَىِٕذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۴ سُوْرَةُ الرُّوْم] ایرانیوں نے رومیوں سے ان کے مقبوضہ علاقوں کی واپسی کی شرط پر صلح کرلی تھی، نہ صرف یہ بلکہ وہ صلیب بھی واپس کردی جس کے متعلق نصاریٰ کا عقیدہ ہے کہ اس پر عیسیٰ علیہ السلام کو پھانسی دی گئی تھی۔ قیصر اس بات پر اللہ کا شکر بجالانے کے لیے کہ اللہ نے اس کے ہاتھوں اہلِ فارس کو شکست فاش دی اور صلیب کو اصل جگہ نصب کرنے کے لیے اپنے پایہ تخت حمص سے ایلیاء (بیت المقدس) گیا ہوا تھا یہ وہی زمانہ تھا جب رسول اللہ ﷺ خیبر پر حملہ زن تھے یعنی محرم ۷ ہجری (۶۲۹ء)۔

---

2 Bosra (Arabic: بُصْرَىٰ, romanized: *Buṣrā*), also spelled Bostra, Busrana, Bozrah, Bozra and officially called Busra al-Sham is a town in southern Syria, ...Bosraبُصْرَىٰ بُصْرَىٰ ٱلشَّام : Bosra. [Wikipedia]
ہم جس بصری کا ذکر کررہے ہیں وہ شام (Syria) کا ایک چھوٹا شہر ہے، تاہم اس سے ملتے جلتے نام (اَلْبَصْرَة) کا ایک شہر عراق میں بھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے جس خط کا تذکرہ ہورہا ہے، خیال رہے کہ وہ شام (Syria) والے شہر بھیجا گیا تھا۔ عراقی شہر کی شناخت ذیل میں اس لیے درج کی جارہی ہے کہ قارئین کا ذہن اس طرف نہ جائے،
Basra (Arabic: اَلْبَصْرَة, romanized: al-Baṣrah) is an Iraqi city located on the Shatt al-Arab. Basra is Iraq's main port. [Wikipedia]

خط پا کر قیصر نے حکم دیا کہ قریش کا کوئی بھی آدمی ہمارے علاقے میں آیا ہوا ملے تو اس کو ہمارے دربار میں بُلا لاو۔ قیصر کے حکام نے تلاش کیا تو اتفاق سے مشرکینِ قریش کا سردار ابوسفیان مکہ کے کچھ دوسرے تاجروں کے ساتھ مل گیا۔ یہ سب لوگ قیصر کے دربار میں بلائے گئے۔ قیصر نے اپنے روایتی انداز کے ساتھ دربار منعقد کیا اور تاج شاہی پہن کر تخت پر بیٹھا۔ اور تخت کے گرد اراکین سلطنت، سول اور فوجی آفیسرز اور مذہبی رہنما علماء مشائخ وغیرہ صف باندھ کر اپنے بادشاہ کے سامنے بصد ادب کھڑے ہوگئے۔ اِس مرعوب کن فضا میں ابوسفیان اور دیگر تاجروں کا گروہ دربار میں پیش کیا گیا اور شاہی محل کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے، تاکہ اُن کے علماء مشائخ کوئی حق بات سُن کر باہر نہ بھاگ سکیں اور فساد نہ مچائیں۔ پھر قیصر (ہرقل) کے دربار میں ایک مترجم کے ذریعے گفتگو کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے ہرقل نے اِن لائے جانے والوں سے یہ سوال کیا کہ عرب میں جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے کیا تم میں سے کوئی اُس کا قریبی رشتہ دار موجود ہے؟ ابوسفیان نے کہا کہ 'میں ہوں' قیصر نے ان کو سب سے آگے کیا اور دوسرے عربوں کو ان کے پیچھے کھڑا کیا اور کہا کہ میں اس شخص (ابوسفیان) سے سوالات کروں گا، دیکھو! اگر یہ شخص کوئی غلط بات کہے تو تم لوگ اس کا جھوٹ ظاہر کر دینا۔ پھر قیصر (ہرقل) اور ابوسفیان میں جو مکالمہ ہوا وہ یہ ہے:

قیصر	مدعی نبوت کا خاندان کیسا ہے؟
ابوسفیان	ان کا خاندان شریف ہے۔
قیصر	کیا اس خاندان میں ان سے پہلے بھی کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا؟
ابوسفیان	نہیں۔
قیصر	کیا ان کے باپ داداؤں میں کوئی بادشاہ تھا؟
ابوسفیان	نہیں۔
قیصر	جن لوگوں نے ان کا دین قبول کیا ہے وہ کمزور لوگ ہیں یا صاحب اثر؟
ابوسفیان	کمزور لوگ ہیں۔
قیصر	ان کے متبعین بڑھ رہے ہیں یا گھٹتے جا رہے ہیں؟
ابوسفیان	بڑھتے جا رہے ہیں۔

قیصر	کیا کوئی ان کے دین میں داخل ہو کر پھر اس کو ناپسند کر کے پلٹ بھی جاتا ہے؟
ابوسفیان	نہیں۔
قیصر	کیا نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے تم لوگ انہیں جھوٹا سمجھتے تھے؟
ابوسفیان	نہیں۔
قیصر	کیا وہ کبھی عہد شکنی اور وعدہ خلافی بھی کرتے ہیں؟
ابوسفیان	ابھی تک تو نہیں کی ہے لیکن اب ہمارے اور ان کے درمیان (حدیبیہ) میں جو ایک نیا معاہدہ ہوا ہے معلوم نہیں اس میں وہ کیا کریں گے؟

ابوسفیانؓ کہتے ہیں کہ اس فقرے کے سوا مجھے اور کہیں کچھ گھُسیڑنے کا موقع نہ ملا۔

قیصر	کیا کبھی تم لوگوں نے ان سے جنگ بھی کی؟
ابوسفیان	ہاں۔
قیصر	نتیجہ جنگ کیا رہا؟
ابوسفیان	کبھی ہم جیتے، کبھی وہ۔
قیصر	وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتے ہیں؟
ابوسفیان	وہ کہتے ہیں کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو کسی اور کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ، بتوں کو چھوڑو، نماز پڑھو، سچ بولو، پاک دامنی اختیار کرو، رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرو۔

اس سوال و جواب کے بعد قیصر نے کہا کہ تم نے ان کو خاندانی شریف بتایا اور تمام پیغمبروں کا یہی حال ہے کہ ہمیشہ پیغمبر اچھے خاندانوں ہی میں پیدا ہوتے ہیں۔ تم نے کہا کہ ان کے خاندان میں کبھی کسی اور نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ اگر ایسا ہوتا تو میں کہہ دیتا کہ یہ شخص پچھلوں کی پیروی کر رہا ہے۔ تم نے اقرار کیا ہے کہ ان کے خاندان میں کبھی کوئی بادشاہ نہیں ہوا ہے۔ اگر یہ بات ہوتی تو میں سمجھ لیتا کہ یہ شخص اپنی گم شدہ بادشاہی کا طلبگار ہے۔ تم کہتے ہو کہ نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے اُس نے کبھی کوئی جھوٹ نہیں بولا تو جو شخص انسانوں سے جھوٹ نہیں بولتا بھلا وہ اللہ پر کیوں کر جھوٹ باندھ سکتا ہے؟ تم کہتے ہو کہ کمزور لوگوں نے ان کے دین کو قبول کیا ہے۔ تو سن لو ہمیشہ ابتداء میں پیغمبروں کے متبعین مفلس اور کمزور ہی لوگ ہوتے رہے ہیں۔ تم نے

یہ تسلیم کیا ہے کہ ان کی پیروی کرنے والے بڑھتے ہی جارہے ہیں تو ایمان کا معاملہ ہمیشہ ایسا ہی رہا ہے کہ اس کے ماننے والوں کی تعداد ہمیشہ بڑھتی ہی جاتی ہے۔ تم کو یہ تسلیم ہے کہ کوئی ان کے دین سے پھر کر مرتد نہیں ہو رہا ہے۔ تو تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ایمان کی شان ایسی ہی ہوا کرتی ہے کہ جب اس کی لذت کسی کے دل میں اُتر جاتی ہے تو پھر وہ کبھی نہیں نکلتی ۔ تمہیں اس کا اعتراف ہے کہ انہوں نے کبھی کوئی غداری اور بدعہدی نہیں کی ہے۔ تو رسولوں کا یہی حال ہوتا ہے کہ وہ کبھی کوئی دغا فریب کا کام کرتے ہی نہیں۔ تم نے ہمیں بتایا کہ وہ الہِ واحد کی بندگی وعبادت اور شرک وبت پرستی سے منع کرتا اور پاک دامنی اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے۔ تو سن لو کہ تم نے جو کچھ کہا ہے اگر یہ صحیح ہے تو وہ عنقریب اس جگہ کے مالک ہو جائیں گے جہاں اس وقت میرے قدم ہیں اور میں جانتا ہوں کہ ایک رسول کا ظہور ہونے والا ہے مگر میرا یہ گمان نہیں تھا کہ وہ رسول تم عربوں میں سے ہو گا۔ قیصر نے اپنی اس تقریر کے بعد حکم دیا کہ خط پڑھ کر سنایا جائے۔ نامہ مبارک سنایا گیا:

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد عبد الله و رسوله إلى هرقل عظيم الروم،	بسم اللہ الرحمن الرحیم، اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی جانب سے ہرقُل عظیم روم کی طرف !
سلام على من اتبع الهدى، أسلم تسلم، أسلم يؤتك الله أجرك مرتين، فإن توليت فإن عليك إثم الريسيين { يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْاْ إِلَى كَلَمَةٍ سَوَاء بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلاَّ نَعْبُدَ إِلا اللّهَ وَلا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضاً أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللّهِ فَإِن تَوَلَّوْاْ فَقُولُواْ اشْهَدُواْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ } [آل عمران: ٦٤]	اس شخص پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے۔ تم اسلام لاؤ سلامت رہو گے۔ اسلام لاؤ اللہ تمہیں تمہارا اجر دوبار دے گا۔ اور اگر تم نے روگردانی کی تو تم پر رعایا کا بھی گناہ ہوگا۔ اے اہلِ کتاب ! ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی اور کو نہ پوجیں۔ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں۔ اور اللہ کے بجائے ہمارا بعض بعض کو رب نہ بنائے۔ پس اگر لوگ رخ پھیریں تو کہہ دو کہ تم لوگ گواہ رہو ہم مسلمان ہیں۔

جب خط پڑھ کر فارغ ہوا تو وہاں آوازیں بلند ہوئیں اور بڑا شور مچا۔ ہرقل نے ہمارے بارے میں حکم دیا اور

ہم باہر کر دیے گئے۔ قیصر کے سوالوں کے ابو سفیان کی جانب جوابات اور پھر اُن پر قیصر کے بے لاگ تبصرے سے عیسائی درباری پہلے ہی انتہائی وحشت زدہ ہو چکے تھے۔ اب یہ خط جو سنا تو اور زیادہ غصّہ ہو گئے۔ پھر جب قیصر نے ان لوگوں سے یہ کہا کہ اے جماعت روم! اگر تم اپنی فلاح اور اپنی سلطنت کی بقا چاہتے ہو تو اس نبیؐ کی بیعت کر لو۔ تو درباریوں میں اس قدر ناراضگی اور بیزاری پھیل گئی کہ وہ لوگ جنگلی گدھوں کی طرح بدک بدک کر دربار سے دروازوں کی طرف بھاگنے لگے۔ مگر بند دروازوں سے وہ لوگ باہر نہ نکل سکے۔ جب قیصر نے اپنے درباریوں کی نفرت کا یہ منظر دیکھا تو وہ ان لوگوں کے ایمان لانے سے مایوس ہو گیا اور اس نے کہا کہ ان بھاگنے والوں کو بلاؤ۔ جب سب آ گئے تو قیصر نے کہا کہ ابھی ابھی میں نے تمہارے سامنے جو کچھ کہا۔ اس سے میرا مقصد تمہارے دین کی پختگی کا امتحان لینا تھا تو میں نے دیکھ لیا کہ تم لوگ اپنے دین میں بہت پکے ہو۔ یہ سن کر تمام درباری، فوجی، مذہبی اور سیاسی لیڈران قیصر کے سامنے سجدہ میں گر پڑے۔

جب ہم لوگ باہر آ گئے تو میں نے اپنے ساتھ آنے والوں سے کہا کہ ابو کبشہ کے بیٹے (مراد ہے محمد ﷺ) کا معاملہ تو بڑا زور پکڑ گیا، اس سے تو بنو اَصْفَرْ (رومیوں کی گوری قوم) کا بادشاہ تک مرعوب ہو گیا ہے۔ اس کے بعد مجھے برابر یقین رہا کہ رسول اللہ ﷺ کا دین غالب آ کر رہے گا۔ یہاں تک کہ میرا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا۔

قیصر نے رسول اللہ ﷺ کے اس خط کو پہنچانے والے سفیر یعنی دِحیہ کلبیؓ کو مال اور پارچہ جات سے نوازا۔ قیصر خود بڑا علم رکھنے والا شخص اور توراۃ و انجیل کا عالم تھا اس ہی لیے وہ خاتم النبیین کی آمد کی پیشین گوئی سے باخبر تھا اور ابو سفیان کی زبانی اُن کے بارے میں تمام مثبت باتیں جان کر وہ ایمان کے قریب پہنچ گیا تھا لیکن سلطنت کی حرص و ہوا نے اسے ہدایت سے دور رکھا اور وہ دولتِ اسلام سے محروم رہ گیا۔

دِحیہؓ یہ تحائف لے کر واپس ہوئے تو حُسمیٰ میں قبیلہ جذام کے کچھ لوگوں نے ان پر ڈاکہ ڈال کر سب کچھ لوٹ لیا۔ لیکن اسی قبیلے کے کچھ لوگوں نے مدد کی اور اِن کا لوٹا ہوا مال واپس دلا دیا۔ دِحیہ کلبیؓ نے قیصر کے ارسال کردہ تحائف مدینے پہنچا دیے۔

۳. شاہ فارس خسرو پرویز کے نام خط

رسول اللہ ﷺ نے ایک مراسلہ شاہِ ایران (فارس) خسرو پرویز کے نام روانہ فرمایا جس کا لقب کسریٰ تھا۔ اس خط کو لے جانے کے لیے ذمہ داری عبد اللہ بن حذافہ سہمیؓ کو سونپی گئی۔ انہوں نے یہ خط سربراہ بحرین کے حوالے کیا، ایران کی قلمرد میں اُس کا گورنر تھا۔ سربراہ بحرین نے یہ خط کسریٰ کے پاس بھجوایا۔ خط کا متن قیصر روم کو بھیجے جانے والے خط سے تھوڑا مختلف تھا، جب کہ مرکزی بات وہی تھی کہ اسلام قبول کرلو۔

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله إلى كسرى عظيم فارس، سلام على من اتبع الهدى، وآمن بالله ورسوله، وشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأن محمداً عبده ورسوله، وأدعوك بدعاية الله، فإني أنا رسول الله إلى الناس كافة، لينذر من كان حياً ويحق القول على الكافرين، فأسلم تسلم، فإن أبيت فإن إثم المجوس عليك	بسم اللہ الرحمن الرحیم، محمد رسول اللہ کی جانب سے کِسریٰ عظیم فارس کی جانب !! اس شخص پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اور اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے۔ اور گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں۔ وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور محمد اس کے بندے اور رسولؐ ہیں۔ میں تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ کیونکہ میں تمام انسانوں کی جانب اللہ کا فرستادہ ہوں تاکہ جو شخص زندہ رہے اسے انجامِ بد سے ڈرایا جائے۔ اور کافرین پر حق بات ثابت ہو جائے۔ (یعنی حجت تمام ہو جائے) پس تم اسلام لاؤ، سالم رہو گے۔ اور اگر اس سے انکار کیا تو تم پر مجوس کا بھی بارِ گناہ ہو گا۔"

جب یہ خط کسریٰ کو پڑھ کر سنایا گیا تو اُس نے اُسے پھاڑ کر پھینک دیا۔ اور بڑے مغرورانہ انداز میں بولا: میری رعایا میں سے ایک حقیر غلام میرے نام سے پہلے اپنا نام لکھتا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر ملی تو آپؐ نے فرمایا کہ مَزَّقَ کِتَابِیْ مَزَّقَ اللّٰہُ مُلْکَہٗ یعنی اس نے میرے خط کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا خدا اس کی سلطنت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے پھر ایسا ہی ہوا کہ کچھ ہی عرصے میں اُس کے بیٹے نے اُس کو قتل کر دیا۔

خط کو چاک کرنے کے بعد کسریٰ نے اپنے یمن کے گورنر باذان کو لکھا کہ حجاز کے اِس شخص (رسولِ عربی ﷺ) کے پاس اپنے دو طاقت ور آدمی بھیج دو کہ وہ اُسے میرے پاس پکڑ لائیں۔ باذان کو اس کی ناچار تعمیل کرنی تھی، اُس نے دو آدمی منتخب کیے، ایک اسکا قہرمان بانو، جو حساب داں تھا اور فارسی کا کاتب تھا۔ دوسرا خرخسرو یہ بھی ایرانی تھا۔ انھیں ایک مراسلہ دے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا جس میں آپؐ سے کہا گیا تھا کہ اِن

احکامات کو لانے والوں کے ساتھ کسریٰ کے پاس فوراً پہنچ جائیں۔ جب یہ دونوں مدینہ پہنچے اور نبی ﷺ کے سامنے پیش ہوئے تو ایک نے کہا: شہنشاہ کسریٰ نے شاہ باذان کو ایک مکتوب کے ذریعہ حکم دیا ہے کہ وہ آپؐ کے پاس آدمی بھیج کر آپؐ کو کسریٰ کے روبرو پیش کرے، پس باذان نے اس کام کے لیے مجھے آپؐ کے پاس بھیجا ہے کہ آپؐ میرے ساتھ چلیں۔ ساتھ ہی دونوں نے دھمکی آمیز باتیں بھی کہیں۔ آپؐ نے ان سے کہا کہ کل آنا۔

۱۰ جمادی الاولیٰ ۷ ہجری کو عین اس وقت جب مدینہ میں باذان کے یہ دو آدمی ڈرامہ کر رہے تھے۔ خود خسرو پرویز کے اپنے گھر میں اس کے خلاف بغاوت ہوئی۔ قیصر کی فوج کے ہاتھوں فارسی فوجوں کی پے در پے شکستوں سے تنگ آ کر خسرو کے بیٹے شیرویہ نے اپنے باپ کو قتل کر دیا اور خود بادشاہ بن بیٹھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کو اس واقعہ کا علم وحی کے ذریعہ ہوا۔ چناں چہ جب صبح ہوئی اور آں جہانی خسرو کے نمائندے آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپؐ نے انہیں اس واقعے کی خبر دی۔ ان دونوں نے کہا: کچھ ہوش ہے آپؐ کیا کہہ رہے ہیں؟ ہم نے اس سے بہت معمولی بات بھی آپؐ کے جرائم میں شمار کی ہے۔ تو کیا آپؐ کی یہ بات ہم بادشاہ کو لکھ بھیجیں۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ اسے میری یہ بات بتا دو۔ اور اس سے یہ بھی کہہ دو کہ میرا دین (حکومت) وہاں تک پہنچ کر رہے گا جہاں تک کسریٰ پہنچ چکا ہے۔ بلکہ اس سے بھی آگے بڑھتے ہوئے اس جگہ جا کر رُکے گا جس سے آگے اونٹ اور گھوڑے نہیں جاتے۔ تم دونوں اُس سے (جو بھی تخت پر بیٹھا ہو) یہ بھی کہہ دینا کہ اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو جو کچھ تمہارے زیرِ اقتدار ہے وہ سب میری طرف سے تمہیں مل جائے گا اور تمہیں تمہاری قوم کا بادشاہ بنا دوں گا۔ اس کے بعد وہ دونوں مدینہ سے روانہ ہو کر یمن کے گورنر باذان کے پاس پہنچے اور اسے مدینے میں رسول اللہ ﷺ سے اپنی ملاقات اور گفتگو کی تفصیل سے آگاہ کیا۔ تھوڑے عرصہ بعد ایک خط آیا کہ شیرویہ نے اپنے باپ کو قتل کر دیا ہے۔ شیرویہ نے اپنے اس خط میں یہ بھی ہدایت کی تھی کہ جس شخص کے بارے میں میرے والد نے تمہیں لکھا تھا اس سے تا حکم ثانی نہ اُلجھنا۔ اس واقعہ کی وجہ سے باذان اور اس کے فارسی رفقاء (جو یمن میں موجود تھے) کو نبی ﷺ کی رسالت کا یقین آگیا اور وہ مسلمان ہو گئے۔

۴. مقوقس شاہِ مصر کے نام خط بدستِ مبارک حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ نے ایک مراسلہ جریج بن متی، بادشاہِ مصر کے نام روانہ فرمایا جس کا لقب مقوقس تھا۔ اور جو مصر و اسکندریہ کا بادشاہ تھا۔ خط کا متن اور مفہوم کم و بیش وہی تھا جو قیصر کو بھیجے جانے والے مختصر سے خط کا تھا۔

حاطبؓ مقوقس کے دربار میں پہنچے، تکرار سے بچنے کے لیے متن تحریر نہیں کیا جارہا ہے۔ حاطب بن ابی بلتعہ نے نامہ مبارک مقوقس کو دیا۔ جب وہ خط کو پڑھ چکا تو رسول اللہ کے سفیر حاطب رضی اللہ عنہ سے مکالمہ ہوا:

حاطب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بادشاہ اس زمین پر تم سے پہلے ایک شخص گزرا ہے جو اپنے آپ کو رب اعلیٰ سمجھتا تھا (اشارہ اُس فرعون کی جانب ہے جس نے موسیٰؑ کی تکذیب کی تھی)۔ اللہ نے اُسے اگلے اور پچھلے لوگوں کے لیے عبرت بنادیا۔ پہلے تو اس کے ذریعے لوگوں سے انتقام لیا۔ پھر خود اس کو انتقام کا نشانہ بنایا۔ لٰہذا دوسرے سے عبرت پکڑو۔ ایسا نہ ہو کہ دوسرے تم سے (بوجوہ تمھارے انکار کے تمھارے انجام سے) عبرت پکڑیں۔

شاہِ مصر مقوقس نے کہا: ہمارا ایک دین ہے جسے ہم چھوڑ نہیں سکتے جب تک کہ اس سے بہتر دین نہ مل جائے۔

حاطب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم تمھیں اسلام کی دعوت دیتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے تمام ماسوا (ادیان) کے بدلے کافی بنادیا ہے۔ دیکھو! اس نبیؐ نے لوگوں کو (اسلام کی) دعوت دی تو اس کے خلاف قریش سب سے زیادہ سخت ثابت ہوئے۔ یہود نے سب سے بڑھ کر دشمنی کی۔ اور نصاریٰ سب سے زیادہ قریب رہے۔ میری عمر کی قسم! جس طرح موسیٰ علیہ السلام نے عیسیٰ علیہ السلام کے لیے بشارت دی تھی۔ اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بشارت دی ہے۔ اور ہم تمھیں (یعنی نصاریٰ کو) قرآن مجید کی دعوت اسی طرح دیتے ہیں جیسے تم اہلِ تورات کو انجیل کی دعوت دیتے ہو۔ جو نبیؐ جس قوم کو پاجاتا ہے وہ قوم اس کی امت ہو جاتی ہے۔ اور اس پر لازم ہو جاتا ہے کہ وہ اس نبیؐ کی اطاعت کرے اور تم نے اس نبیؐ کا عہد پالیا ہے۔ اور پھر ہم تمھیں دینِ مسیح سے روکتے نہیں ہیں بلکہ ہم تو اسی کا حکم دیتے ہیں۔

مقوقس نے کہا: میں نے اس نبیؐ کے معاملے پر غور کیا تو میں نے پایا کہ وہ کسی ناپسندیدہ بات کا حکم نہیں دیتے۔ اور کسی پسندیدہ بات سے منع نہیں کرتے۔ وہ نہ گمراہ جادوگر ہیں نہ جھوٹے کاہن۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ ان کے ساتھ نبوت کی یہ نشانی ہے کہ وہ پوشیدہ کو نکالتے اور سرگوشی کی خبر دیتے ہیں، میں مزید غور کروں گا۔

مقوقس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خط لے کر (احترام کے ساتھ) ہاتھی دانت کی ایک ڈبیہ میں رکھ دیا اور مہر لگا کر اپنی ایک لونڈی کے حوالے کر دیا۔ پھر عربی جاننے والے ایک کاتب کو بلایا تا کہ وہ اُس کی جانب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خط کا جواب لکھوا سکے۔ خط کا متن اور اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم لمحمد بن عبد	بسم اللہ الرحمن الرحیم، محمد بن عبد اللہ کے لیے مقوقس عظیم

قبط کی طرف سے۔ آپؐ پر سلام ! اما بعد میں نے آپؐ کا خط پڑھا۔اوراس میں آپؐ کی ذکر کی ہوئی بات اور دعوت کو سمجھا۔ مجھے معلوم ہے کہ ابھی ایک نبیؐ کی آمد باقی ہے۔ میں سمجھتا تھا کہ وہ شام سے نمودار ہوگا۔ میں نے آپؐ کے قاصد کا اعزاز واکرام کیا۔ اور آپؐ کی خدمت میں دولونڈیاں بھیج رہاہوں جنہیں قبطیوں میں بڑا مرتبہ حاصل ہے۔اور کپڑے بھیج رہا ہوں۔ اور آپؐ کی سواری کے لیے ایک خچر بھی ہدیہ کررہا ہوں،اور آپؐ پر سلام۔	الله من المقوقس عظيم القبط، سلام عليك، أما بعد:فقد قرأت كتابك، وفهمت ما ذكرت فيه، وما تدعو إليه، وقد علمت أن نبياً بقي،وكنت أظن أنه يخرج بالشام، وقد أكرمت رسولك، وبعثت إليك بجاريتين، لهما مكان في القبط عظيم، وبكسواة، وأهديت بغلة لتركبها، والسلام عليك

مقوقس نے ایمان کی جانب مزید کوئی پیش قدمی نہیں کی اور اسلام قبول نہیں کیا۔دولونڈیاں (بعض روایات میں تین) ماریہ اور سیرین تھیں، دونوں مصر میں بوجوہ عزت واحترام والی تھیں، یہاں آکر دونوں نے اسلام قبول کرلیا۔ماریہ قبطیہ رسول اللہ ﷺ کے حرم میں داخل ہوئیں اور اُن کے بطن سے رسول اللہ ﷺ کے فرزند ابراہیم پیدا ہوئے۔ دوسری سیرین تھیں جن کو آپ ﷺ نے حسان بن ثابت کو عطافرمادیا۔ان کے بطن سے حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے ان دونوں لونڈیوں کے علاوہ ایک سفید گدھا جس کا نام یعفور تھااور ایک سفید خچر جو دُلدل کہلاتا تھا،ایک ہزار مثقال سونا،ایک غلام،کچھ شہد، کچھ کپڑے بھی تھے۔

۵. حارث بن ابی شمر غسانی حاکم دمشق کے نام خط بدست مبارک شجاع بن وہب رضی اللہ عنہ

نبی ﷺ نے حارث بن ابی شمر غسانی حاکم دمشق کے پاس ایک مختصر خط ارسال کیا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم، محمد رسول اللہ کی طرف سے حارث بن ابی شمر کی طرف ! اس شخص پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے اور ایمان لائے اور تصدیق کرے۔ اور میں تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ اللہ پر ایمان لاؤ جو تنہا ہے، اور جس کا کوئی شریک نہیں۔ اور تمہارے لیے تمہاری بادشاہت باقی رہے گی۔"	بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله إلى الحارث بن أبي شمر، سلام على من اتبع الهدى، وآمن بالله وصدق، وإني أدعوك إلى أن تؤمن بالله وحده لاشريك له، يبقى لك ملكك

جب یہ خط حارث نے پڑھا تو اِس خط کے جرأت مندانہ اندازِ خطاب سے بہت متعجب ہوا اور کہا کہ میری بادشاہت مجھ سے کون چھین سکتا ہے؟ میں اس خط لکھنے والے پر جلد حملہ کرنے والا ہوں۔ اور قیصر سے جس کا وہ نامزد کردہ تابع فرمان گورنر تھا رسول اللہ ﷺ کے خلاف جنگ کی اجازت چاہی۔ مگر قیصر (ہرقل) نے اس کو اس کام سے منع کر دیا تو حارث نے شجاع بن وہب رضی اللہ عنہ کو پارچہ جات اور کچھ نقدی کا تحفہ دے کر معزز سفیروں کو جس اعزاز کے ساتھ واپس کرتے ہیں، واپس کر دیا۔

۶۔ ہوذہ بن علی صاحب یمامہ کے نام خط بدستِ مبارک سلیط بن عمرو عامری رضی اللہ عنہ

نبی ﷺ نے ہوذہ بن علی حاکمِ یمامہ کے نام ایک انتہائی مختصر خط لکھوایا، جو ما قبل مذکورہ خطوط کی مانند اسلام کی طرف بلانے کے لیے ہی تھا، مگر ایک ایسی بات جو پہلے کہی تو گئی تھی لیکن لکھ کر کسی کو بھیجی نہیں گئی تھی، "وہ یہ کہ "معلوم ہونا چاہیے کہ میرا دین اونٹوں اور گھوڑوں کی رسائی کی آخری حد تک غالب آکر رہے گا۔" یہ جملہ آپؐ کے مشن کی اور اسلام کے مدّعا کو بہت واضح کرنے والا ہے، خواہ منافقوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله إلى هوذاة بن علي، سلام على من اتبع الهدى، واعلم أن ديني سيظهر إلى منتهي الخف والحافر ، فأسلم تسلم، وأجعل لك ما تحت يديك	بسم اللہ الرحمن الرحیم، محمد رسولؐ اللہ کی طرف سے ہوذہ بن علی کی جانب! اُس شخص پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ میرا دین اونٹوں اور گھوڑوں کی رسائی کی آخری حد تک غالب آکر رہے گا۔ لہٰذا اسلام لاؤ سالم رہو گے اور تمہارے ماتحت جو کچھ ہے اسے تمہارے لیے برقرار رکھوں گا۔

سلیط رضی اللہ عنہ اس خط کو لے کر ہوذہ کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے آپ کو مہمان بنایا اور مبارکباد دی۔ سلیط نے اسے خط پڑھ کر سنایا تو اس نے درمیانی قسم کا جواب دیا۔ اور نبی ﷺ کی خدمت میں یہ لکھا: آپؐ جس چیز کی دعوت دیتے ہیں اس کی بہتری اور عمدگی کا کیا پوچھنا۔ اور عرب پر میری ہیبت بیٹھی ہوئی ہے۔ اس لیے کچھ کار پردازی میرے ذمہ کر دیں۔ میں آپؐ کی پیروی کروں گا۔ اس نے سلیط رضی اللہ عنہ کو تحائف بھی دیے۔ انہیں ہجر کا بنا ہوا کپڑا دیا۔ سلیط رضی اللہ عنہ یہ تحائف لے کر خدمت نبوی میں واپس آئے اور ساری تفصیلات گوش گزار کیں۔ نبی ﷺ نے اس کا خط پڑھ کر فرمایا: اگر وہ زمین کا ایک ٹکڑا بھی مجھ سے طلب کرے گا۔ تو میں اسے نہ دوں گا۔ وہ خود بھی تباہ

ہو گا، اور جو کچھ اس کے ہاتھ میں ہے وہ بھی تباہ ہو گا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ فتح مکہ سے واپس تشریف لائے تو جبرئیل علیہ السلام نے یہ خبر دی کہ ہوذہ کا انتقال ہو چکا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: سنو! یمامہ میں ایک کذاب نمودار ہونے والا ہے جو میرے بعد قتل کیا جائے گا۔ ایک کہنے والے نے کہا: یارسول اللہ! اسے کون قتل کرے گا ؟ آپؑ نے فرمایا: تم اور تمہارے ساتھی، اور واقعۃً ایسا ہی ہوا۔

یہاں پہنچ کر اُن چھ (٦) خطوط کا تذکرہ مکمل ہوا جو خیبر کی روانگی کی تیاریوں کے دوران لکھوائے گئے تھے۔ راقم کا گمان غالب یہ ہے کہ پاپائے روم کے نام ساتواں خط بھی اُسی موقع پر لکھوایا گیا تھا۔ شاید بعض خطوط بھیجے دیر سے گئے ہوں، واللہ اعلم۔ اب ہم پاپائے روم ضغاطر، شاہِ عمان اور منذر بن ساوی حاکم بحرین کی جانب بھیجے گئے تین مزید خطوط کا تذکرہ کر کے اس باب کو مکمل کرنا چاہیں گے۔ خطوط اور مراسلے تو کم و بیش دو صد ہیں، یہ تو مُشتے نَمونہ اَز خَروارے ہیں!

---

۷. پاپائے روم ضغاطر کے نام

ہرقل شہنشاہ روم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ نامۂ اسلام بھیجا تو ہرقل نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یقینا نبیؑ ہیں؛ لیکن میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں نے اسلام قبول کیا تو اہلِ ملک مجھے زندہ نہ چھوڑیں گے؛ پھر اس نے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو ضغاطر الاسقف (پاپائے روم) کے پاس بھیجا کہ وہ کیا رائے دیتے ہیں، حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے تو انھوں نے آپؐ کی رسالت کی تصدیق کی اور فرمایا: **نعرفه بصفته واسمه** (ہم ان کی صفت اور نام سے واقف ہیں) پھر وہ اندر گئے، اپنا مخصوص لباس اُتارا اور سفید لباس پہن کر باہر واپس آئے اور اسی وقت اہلِ روم کے پاس گئے اور رسول اللہ ﷺ کی نبوت اور اسلام کی سچائی کا اعلان کیا، یہ اعلان کرنا تھا کہ چاروں طرف سے اُن کی قوم نے اُن پر نرغہ کیا اور اُن کو شہید کر ڈالا بعض روایتوں میں ہے کہ ہرقل سے کہا کہ خدا کی قسم یہ وہی نبیؑ ہیں جن کا ہمیں انتظار تھا، اس پر ہرقل نے آپ کے قتل کا ارادہ ظاہر کیا تو انھوں نے کہا کہ کچھ بھی ہو، میں تو اتباعِ حق سے بھاگ نہیں سکتا۔ (أخرجه أبو موسى.: ص٥٦ ـ كتاب أسد الغابة ط العلمية، ضغاطر، المكتبة الشاملة)

خالد مسعودؒ نے اپنی کتاب 'حیات رسولِ اُمّی' میں لکھا ہے: دحیہ بن خلیفہ کلبیؓ ہرقل کے پاس اس کے نام کا

مکتوب لے کر گئے تو ایک نامہ مبارک روم کے پاپائے اعظم ضغاطر کے لیے بھی لے گئے، جس کا مضمون یہ تھا:

"اللہ رحمان ورحیم کے نام سے، سلام اُس پر جو اللہ پر ایمان لایا۔ میں اس عقیدے پر ہوں کہ عیسیٰ بن مریم اللہ کی روح اور اُس کا کلمہ ہیں۔ جسے اللہ نے پاک دامن مریم پر القا کیا۔ میں اللہ پر اور اُس کے احکام پر اور اُس کی تمام کتابوں پر ایمان رکھتا ہوں جو مجھ پر نازل ہوئیں اور جو ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور اُن کی اولاد پر اتاری گئیں اور جو موسیٰؑ و عیسیٰؑ اور دیگر انبیاء کو اُن کے رب کی جانب سے دی گئیں۔ نبیوں میں ہم کسی نبی کی تفریق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے والے ہیں۔ سلامتی ہو اُس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔"

پاپائے اعظم نے گرجے میں جاکر یہ خط پڑھا اور اس کی تصدیق کی۔ اس پر سامعین سخت مشتعل ہو گئے اور اپنے پیشوا کو اتنا پیٹا کہ ضغاطر جاں بحق ہو گئے۔ (خالد مسعودؒ، حیات رسولِ اُمّی طبع اوّل ۲۰۱۴ء، صفحہ ۴۶۰)

۸. شاہِ عمان کے نام خط بدستِ مبارک عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

نبی ﷺ نے ایک خط شاہانِ عمان جلندی کے دو بیٹوں جیفر اور عبد کے نام لکھا۔ ان دونوں کے نام خط کا مضمون یہ تھا:

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله إلى جيفر وعبد ابني الجلندي، سلام على من اتبع الهدي، أما بعد: فإني أدعوكما بدعاية السلام، أسلما تسلما، فإني رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى الناس كافة، لنذر من كان حياً ويحق القول على الكافرين، فإنكما إن أقررتما بالسلام وليتكما، وإن أبيتما [أن تقرا بالسلام] فإن ملككما زائل، وخيلي تحل	بسم اللہ الرحمن الرحیم، محمد بن عبداللہ کی جانب سے جلندی کے دونوں صاحبزادوں جیفر اور عبد کے نام! اس شخص پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے۔ میں تم دونوں کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں، اسلام لاؤ، سلامت رہو گے۔ کیونکہ میں تمام انسانوں کی جانب اللہ کا رسول ہوں، تاکہ جو زندہ ہے اسے انجام کے خطرہ سے آگاہ کر دوں۔ اور کافرین پر قول برحق ہو جائے۔ اگر تم دونوں اسلام کا اقرار کر لو گے تو تم ہی دونوں کو والی اور حاکم بناؤں گا۔ اور اگر تم دونوں نے اسلام کا اقرار کرنے سے گریز کیا تو تمہاری بادشاہت ختم ہو جائے گی۔ تمہاری زمین پر گھوڑوں کی یلغار ہو گی۔ اور تمہاری بادشاہت پر میری نبوت

بساحتكما، وتظهر نبوتي على ملككما	غالب آجائے گی۔

اس خط کو لے جانے کے لیے ایلچی کی حیثیت سے صحابہ کے درمیان قریش کے مایہ ناز سفارت کار عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو چنا گیا۔ ان کا بیان ہے کہ میں روانہ ہو کر عمان پہنچا۔ اور عبد سے ملاقات کی۔ دونوں بھائیوں میں یہ زیادہ دور اندیش اور نرم خو تھا۔

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ: میں تمہارے پاس اور تمہارے بھائی کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایلچی بن کر آیا ہوں۔

عبد نے کہا: میرا بھائی عمر اور بادشاہت دونوں میں مجھ سے بڑا اور مجھ پر مقدم ہے۔ اس لیے میں تم کو اس کے پاس پہنچا دیتا ہوں کہ وہ تمہارا خط پڑھ لے۔ اس کے بعد اس نے کہا: اچھا! تم دعوت کس بات کی دیتے ہو؟

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ: ہم ایک اللہ کی طرف بلاتے ہیں، جو تنہا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں۔ اور ہم کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ جس کی پوجا کی جاتی ہے اسے چھوڑ دو اور یہ گواہی دو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

عبد نے کہا: اے عمرو! تم اپنی قوم کے سردار کے صاحبزادے ہو، بتاؤ تمہارے والد نے کیا کیا؟ کیونکہ ہمارے لیے اس کا طرز عمل لائقِ اتباع ہو گا۔

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ: وہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے بغیر وفات پا گئے، لیکن مجھے حسرت ہے کہ کاش! انہوں نے اسلام قبول کیا ہوتا اور آپؐ کی تصدیق کی ہوتی۔ میں خود بھی انہیں کی رائے پر تھا لیکن اللہ نے مجھے اسلام کی ہدایت دے دی۔

عبد نے کہا: تم نے کب ان کی پیروی کی؟

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ: ابھی جلد ہی۔

عبد نے کہا: تم کس جگہ اسلام لائے؟

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ: نجاشی کے پاس اور بتلایا کہ نجاشی بھی مسلمان ہو چکا ہے۔

عبد نے کہا: اس کی قوم نے اس کی بادشاہت کا کیا کیا؟

عمرو بن العاصؓ	اسے برقرار رکھا، اور اس کی پیروی کی۔
عبد نے کہا:	اسقفوں اور راہبوں نے بھی اس کی پیروی کی؟
عمرو بن العاصؓ	ہاں!
عبد نے کہا:	اے عمرو! دیکھو کیا کہہ رہے ہو کیونکہ آدمی کی کوئی بھی خصلت جھوٹ سے زیادہ رسوا کن نہیں۔
عمرو بن العاصؓ	میں جھوٹ نہیں کہہ رہا ہوں، اور نہ ہم اسے حلال سمجھتے ہیں۔
عبد نے کہا:	میں سمجھتا ہوں، ہرقل کو نجاشی کے اسلام لانے کا علم نہیں۔
عمرو بن العاصؓ	کیوں نہیں۔
عبد نے کہا:	تمہیں یہ بات کیسے معلوم؟
عمرو بن العاصؓ	نجاشی، ہرقل کو خراج ادا کیا کرتا تھا لیکن جب اس نے اسلام قبول کیا، اور محمد ﷺ کی تصدیق کی تو بولا: اللہ کی قسم! اب اگر وہ مجھ سے ایک درہم بھی مانگے تو میں نہ دوں گا۔ اور جب اس کی اطلاع ہرقل کو ہوئی تو اس کے بھائی یناق نے کہا: کیا تم اپنے غلام کو چھوڑ دو گے کہ وہ تمہیں خراج نہ دے؟ اور تمہارے بجائے ایک دوسرے شخص کا نیا دین اختیار کرلے؟ ہرقل نے کہا: یہ ایک آدمی ہے جس نے ایک دین کو پسند کیا۔ اور اسے اپنے لیے اختیار کرلیا۔ اب میں اس کا کیا کر سکتا ہوں؟ اللہ کی قسم! اگر مجھے اپنی بادشاہت کی حرص نہ ہوتی تو میں بھی وہی کرتا جو اس نے کیا ہے۔
عبد نے کہا:	عمرو! دیکھو کیا کہہ رہے ہو؟
عمرو بن العاصؓ	واللہ! میں تم سے سچ کہہ رہا ہوں۔
عبد نے کہا:	اچھا مجھے بتاؤ وہ کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ اور کس چیز سے منع کرتے ہیں؟
عمرو بن العاصؓ	اللہ عزوجل کی اطاعت کا حکم دیتے ہیں اور اس کی نافرمانی سے منع کرتے ہیں۔ نیکی وصلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔ اور ظلم وزیادتی، زناکاری، شراب نوشی سے اور پتھر، بت اور صلیب کی عبادت سے منع کرتے ہیں۔

عبد نے کہا: یہ کتنی اچھی بات ہے جس کی طرف بلاتے ہیں۔ اگر میرا بھائی بھی اس بات پر میری متابعت کرتا تو ہم لوگ سوار ہو کر (چل پڑتے) یہاں تک کہ محمد ﷺ پر ایمان لاتے اور ان کی تصدیق کرتے لیکن میرا بھائی اپنی بادشاہت کا اس سے کہیں زیادہ حریص ہے کہ اسے چھوڑ کر کسی کا تابع فرمان بن جائے۔

عمرو بن العاصؓ اگر وہ اسلام قبول کرلے تو رسول اللہ ﷺ اس کی قوم پر اس کی بادشاہت برقرار رکھیں گے۔ البتہ ان کے مالداروں سے صدقہ لے کر فقیروں پر تقسیم کردیں۔

عبد نے کہا: یہ بڑی اچھی بات ہے، اچھا بتاؤ صدقہ کیا ہے؟

عمرو بن العاصؓ اموال کے اندر رسول اللہ ﷺ کے مقرر کیے ہوئے صدقات ادا کرنے ہوں گے۔

عمروؓ نے جب اونٹوں کی زکوٰۃ کے بارے میں بتایا تو عبد نے کہا اے عمروؓ! ہمارے ان مویشیوں میں سے بھی صدقہ لیا جائے گا، جو خود ہی درخت پر چر لیتے ہیں۔

عمرو بن العاصؓ ہاں!

عبد نے کہا: واللہ! میں نہیں سمجھتا تھا کہ میری قوم اپنے ملک کی وسعت اور تعداد کی کثرت کے باوجود اس کو مان لے گی۔

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اس کے مہمان خانے میں چند دن مزید ٹھہرے رہے۔ وہ اپنے بھائی کے پاس جاکر میری ساری باتیں بتاتا رہتا تھا۔ پھر ایک دن اس کے بھائی نے مجھے بلایا۔ اور میں اندر داخل ہوا۔ گارڈز نے مجھے روکا تو اُس نے کہا کہ اسے چھوڑ دو اور مجھے چھوڑ دیا گیا۔ جب میں اُس کے سامنے پہنچ گیا تو میں نے بیٹھنا چاہا تو گارڈز نے مجھے بیٹھنے نہیں دیا۔ میں نے بادشاہ کی طرف دیکھا تو اس نے کہا: اپنی بات کہو۔ میں نے سر بمہر خط اس کے حوالے کر دیا۔ اس نے مہر توڑ کر خط پڑھا۔ اور پورا خط پڑھ چکا تو اپنے بھائی کے حوالہ کر دیا۔ بھائی نے بھی اسی طرح پڑھا مگر میں نے دیکھا کہ اس کا بھائی اس سے زیادہ نرم دل ہے۔

بادشاہ: مجھے بتاؤ قریش نے کیا روش اختیار کی ہے؟

عمرو بن العاصؓ: سب ان کے مطیع فرمان ہو گئے ہیں۔ کسی نے دین کی رغبت کی بنا پر اور کسی نے تلوار سے مجبور

ہونے کے بعد۔

بادشاہ: ان کے ساتھ کون لوگ ہیں؟

عمرو بن العاصؓ: سارے لوگ ہیں۔ انہوں نے اسلام کو برضا و رغبت قبول کرلیا ہے۔ اور اسے تمام دوسری چیزوں پر ترجیح دی ہے۔ انہیں اللہ کی ہدایت اور اپنی عقل کی رہنمائی سے یہ بات معلوم ہوگئی ہے کہ وہ گمراہ تھے۔ اب اس علاقہ میں، میں نہیں جانتا کہ تمہارے سوا کوئی اور باقی رہ گیا ہے۔ اور اگر تم نے اسلام قبول نہ کیا اور محمد ﷺ کی پیروی نہ کی تو تمہیں لشکر روند ڈالیں گے۔ اور تمہاری خوش حالی کو ختم کردیں گے۔ اس لیے اسلام قبول کرلو۔ سلامت رہوگے۔ اور رسول اللہ ﷺ تم کو تمہاری قوم کا حکمراں بنادیں گے۔ تم پر سوار اور پیادے فوج کشی نہیں کریں گے۔

بادشاہ: مجھے آج چھوڑ دو اور کل پھر آؤ۔

اس کے بعد میں اس کے بھائی کے پاس واپس آگیا۔

عبد: عمرو! مجھے امید ہے کہ اگر بادشاہت کی حرص غالب نہ آئی تو وہ اسلام قبول کرلے گا۔

دوسرے دن پھر بادشاہ کے پاس گیا لیکن اس نے ملاقات کی اجازت دینے سے انکار کردیا۔ اس لیے میں اس کے بھائی کے پاس واپس آگیا اور بتلایا کہ بادشاہ تک میری رسائی نہ ہوسکی۔ بھائی نے مجھے اس کے یہاں پہنچادیا۔

بادشاہ: میں نے تمہاری دعوت پر غور کیا۔ اگر میں بادشاہت ایک ایسے آدمی کے حوالے کردوں جس کے شہسوار یہاں پہنچے بھی نہیں تو میں عرب میں سب سے کمزور سمجھا جاؤں گا۔ اور اگر شہسوار یہاں پہنچ آئے تو ایسا رن پڑے گا کہ انہیں کبھی اس سے سابقہ نہ پڑا ہوگا۔

عمرو بن العاصؓ: اچھا تو میں کل واپس جارہا ہوں۔

جب میری واپسی کا بادشاہ کو یقین ہوگیا تو اُس نے بھائی سے علیحدگی میں کہا کہ یہ پیغمبر جن قوموں پر غالب آچکا ہے اُن کے مقابلے میں ہماری تو کوئی حیثیت نہیں۔ جس کسی کے پاس بھی اُس نے پیغام بھیجا ہے اس نے دعوت قبول کرلی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اسلام قبول کرلیں۔ لٰہذا دوسرے دن صبح ہی، اس سے قبل کہ میں نکل جاؤں مجھے بلوایا گیا۔ اور بادشاہ اور اس کے بھائی دونوں نے اسلام قبول کرلیا۔ اور نبی ﷺ کی رسالت کی تصدیق کی۔ اور صدقہ

وصول کرنے اور لوگوں کے درمیان فیصلے کرنے کے لیے مجھے مکمل اختیار و آزادی دے دی، اور جس کسی نے میرے کام میں رکاوٹ ڈالی، اُن کے خلاف میری نصرت کی۔

9. منذر بن ساوی حاکم بحرین کے نام خط بدستِ مبارک علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط کے ذریعے منذر بن ساوی حاکم بحرین کو بھی اسلام کی دعوت دی۔ یہ مراسلت اس لحاظ سے منفرد ہے کہ اُس نے دعوت کو قبول کیا، اپنی رعایا کے سامنے پیش کیا تو اُسے کچھ مسائل پیش آئے، اُس نے رہنمائی حاصل کرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک خط بھیجا جس کا آپؐ نے جواب دیا۔ پہلا خط ملنے اور اسلام قبول کرنے کے بعد منذر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا۔ "اے اللہ کے رسولؐ! میں نے آپؐ کا خط اہل بحرین کو پڑھ کر سنا دیا۔ بعض لوگوں نے اسلام کو محبت اور پاکیزگی کی نظر سے دیکھا اور اس کے حلقہ بگوش ہوئے۔ اور بعض نے پسند نہیں کیا۔ اور میری زمین میں یہود اور مجوس بھی ہیں۔ لہٰذا آپؐ اس بارے میں اپنا حکم صادر فرمایئے۔" اس کے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خط لکھا:

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله إلى المنذر بن ساوى، سلام عليك ، فإني أحمد إليك الله الذي لا إله إلا هو، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله، أما بعد، فإني أذكرك الله عز وجل، فإنه من ينصح فإنما ينصح لنفسه، وإنه من يطيع رسلي ويتبع أمرهم فقد أطاعني، ومن نصح لهم فقد نصح لي، وإن رسلي قد أثنوا عليك خيراً، وإني قد شفعتك في قومك، فاترك للمسلمين ما	بسم الله الرحمن الرحيم۔ محمدؐ رسول اللہ کی جانب سے منذر بن ساوی کی طرف! تم پر سلام ہو۔ میں تمہاری طرف اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔' امابعد: میں تمہیں اللہ عزوجل کو یاد دلاتا ہوں۔ یاد رہے کہ جو شخص بھلائی اور خیر خواہی کرے گا وہ اپنے ہی لیے بھلائی کرے گا۔ اور جو شخص میرے قاصدوں کی اطاعت اور ان کے حکم کی پیروی کرے اس نے میری اطاعت کی اور جو ان کے ساتھ خیر خواہی کرے اس نے میرے ساتھ خیر خواہی کی اور میرے قاصدوں نے تمہاری اچھی تعریف کی ہے اور میں نے تمہاری قوم کے بارے میں تمہاری سفارش قبول کرلی ہے۔ لہٰذا مسلمان جس حال پر

أسلموا عليه، وعفوت عن أهل الذنوب، فاقبل منهم، وإنك مهما تصلح فلم نعزلك عن عملك ومن أقام على يهودية أو مجوسية فعليه الجزية	ایمان لائے ہیں انھیں اس پر چھوڑ دو۔ اور میں نے خطاکاروں کو معاف کر دیا ہے، لہٰذا اُن سے (جزیہ) قبول کرلو۔ اور جب تک تم اصلاح کی راہ اختیار کیے رہو گے ہم تمھیں تمہارے منصب سے معزول نہ کریں گے اور جو یہودیت یا مجوسیت پر قائم رہے اس پر جزیہ ہے۔

۱۰. روم کے تابع شام کے سرحدی قبائل کے نام

رسول اللہ ﷺ نے صلح حدیبیہ کے بعد مشرکین قریش کی طرف سے کسی بھی محاذ آرائی کا امکان ختم ہو جانے کے بعد اسلام کی دعوت پھیلانے کے لیے جو سفیر اور وفود، عرب کے مختلف حصوں میں بھیجے تھے ان میں سے ایک ۱۶ رکنی وفد شمال کی جانب شام (Syria) کے بارڈر پر آباد قبائل کو بھی قبولِ اسلام کے ذریعے دنیا اور آخرت میں راہِ نجات دکھانے گیا تھا۔ یہ قبائلی لوگ اکثر عیسائی مذہب پر تھے اور رومی سلطنت سے ملحق Annexed تھے۔ ان لوگوں نے ذات اطّلح کے مقام پر اس وفد کے ۱۵ آدمیوں کو قتل کر دیا اور صرف ایک صحابیؓ کعب بن عُمَیر غِفارِیؓ بچ کر واپس آ سکے۔

۱۱. کرک کے حاکم شَرَحْبِیل بن عمرو کے نام

اسی زمانہ میں (صلح حدیبیہ کے بعد) آپ ﷺ نے کرک کے حاکم شَرَحْبِیل (Sharahbeel) بن عمرو کو بھی ایک خط اسلام کی طرف بلانے کے لیے بھیجا تھا، شَرَحْبِیل نے جو کرک میں قیصر روم کا گورنر تھا، قاصد کو گرفتار کر لیا اور ایک ستون کے ساتھ باندھ کر ان کی گردن اُڑا کے شہید کر دیا۔

اس باب میں ذکر کیے گئے سلاطین کے نام خطوط کی ایک جامع تلخیص اگلے صفحے پر ایک جدول میں دی گئی ہے۔ قارئین یہ بات نوٹ کریں گے کہ اِن گیارہ مین سے چار نے اسلام قبول کیا اور سواءے تین کے باقیوں نے اگر اسلام قبول نہیں بھی کیا تو، قاصدوں کے ساتھ ادب سے پیش آئے اور تحائف بھیجے، جو قبول کر لیے گئے۔ قیصر روم ہرقل نے چاہا تھا کہ اسلام قبول کر لے لیکن اُس کے مصاحبوں اور فوج کے جنرلوں کی مخالفت کی بنا پر اُسے اپنے اقتدار کے چلے جانے کا خوف ہوا، پاپائے روم کو اور ایک فوجی کمانڈر کو ایمان لانے کی سزا میں پہلے ہی شہادت مل چکی تھی۔ قیصرِ روم ایمان کی نعمت سے محروم رہا، اگر وہ ایمان لے آتا تو صورت حال بہت مختلف ہوتی لیکن اللہ کی مرضی ہی غالب اور پر از حکمت ہے۔

☆☆☆☆☆

سلاطین / مملکت کا نام	سفارت کار صحابی رضی اللہ عنہ	سفارت کا نتیجہ
نجاشی شاہ حبش کے نام	عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ	اسلام قبول کیا اور خط کا جواب دیا
قیصر شاہ روم	دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ	ابوسفیان کے ساتھ مشہور مکالمہ، اسلام کی طرف رغبت ظاہر کی لیکن قبول نہیں کیا تحائف کے ساتھ قاصد کو واپس کیا
شاہ فارس خسرو پرویز	داری عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ	خط کو پھاڑ دیا، اور خط بھیجنے والے کے گرفتاری کے احکامات جاری کیے، اللہ نے اُس کے اقتدار کو ضائع کر دیا
مقوقس شاہِ مصر	حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ	ادب سے خط کا جواب دیا اور تحائف بھیجے، دو لونڈیوں کے علاوہ ایک سفید گدھا جس کا نام یعفور تھا اور ایک سفید خچر جو دُلدل کہلاتا تھا، ایک ہزار مثقال سونا، ایک غلام، کچھ شہد، کچھ کپڑے بھی تھے۔
حارث بن ابی شمر حاکم دمشق	شجاع بن وہب رضی اللہ عنہ	روم کا تابع ہونے کے ناطے حارث نے شاہِ روم، قیصر سے حملے کی اجازت چاہی تو قیصر نے منع کر دیا تو تحائف کے ساتھ قاصد کو واپس کر دیا۔
ہوذہ بن علی صاحبِ یمامہ	سلیط بن عمرو عامری رضی اللہ عنہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک عجیب بات لکھی، جو اور کسی کو نہیں لکھی تھی کہ "معلوم ہونا چاہیے کہ میرا دین اونٹوں اور گھوڑوں کی رسائی کی آخری حد تک غالب آ کر رہے گا"۔ ہوذہ نے تحائف کے ساتھ قاصد کو واپس کیا لیکن اسلام قبول کرنے کے عوض اقتدار میں شراکت چاہی آپ نے انکار کر دیا۔ فتح مکہ کے بعد وہ مر گیا۔ اسی کے علاقے سے کذاب نمودار ہوا۔
پاپائے روم ضغاطر	دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ	پاپائے روم کے ایمان لانے کے جرم میں گرجا میں موجود عیسائی علماء سخت مشتعل ہو گئے اور اس کو جان سے مار ڈالا
شاہانِ عمان، جیفر اور عبد	عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ	بادشاہ اور اس کے بھائی دونوں نے اسلام قبول کر لیا۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تصدیق کی۔
منذر بن ساوی حاکم بحرین	علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ	اسلام قبول کر لیا
روم کے تابع شام کے سرحدی قبائل	سولہ (۱۶) رکنی وفد	قبائلیوں نے وفد کے ۱۵ ارکان کو شہید کر دیا، تاہم بچ کر واپس مدینہ آ جانے میں ایک صحابی کامیاب ہو گئے۔
کرک کے حاکم شرَحبیل	شرَحبِیل نے قاصد کو گرفتار کر لیا اور ایک ستون کے ساتھ باندھ کے شہید کر دیا۔ اِن کے انتقام کے لیے موتہ کی جانب آپ نے فوج بھیجی۔	